فرمانبرداری کا سبق پڑھاتی ہے۔ (۶) نماز سے فرشتوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے کیونکہ وہ بھی جناب باری میں صفیں باندھکر مغفرت ورحمت کے طلبگار رہتے ہیں۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ (صافات ۵۶) ہم صف باندھنے والے ہیں اور ہم تسبیح کرنے والے ہیں۔

(۷) نماز سے مجاہدین اور سرفروشوں کے ساتھ مماثلت پیدا ہوتی ہے۔ نماز کے متعلق صرف اسقدر لکھدینا کافی ہے نماز کے تمام اسرار و فوائد کا نہ احاطہ ہو سکتا ہے اور نہ ممکن ہے۔ اب عبادات غیر اقوام کو دیکھئے۔

مکہ کے لوگوں کی عبادت کا خدا نے یوں نقشہ کھینچا ہے۔ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً (انفال ۴۶) یعنی خدا کے گھر میں کفار کی نماز کیا تھی کہ آئے اور شروع ہوگئے۔ تالیاں بجانا۔ اور سیٹی بجانا یہی وجہ ہے کہ آج ہم ہنود کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی پوجا کے وقت گھنٹہ بجانے لگتے ہیں ہاتھ میں دو توے سے ہوتے ہیں انھیں آپس میں بجایا جاتا ہے ایسی آواز ہے کہ ارد گرد کے انسان بھی تنگ آجاتے ہیں اور جانور بھاگتے ہیں۔

کیا انصاف پسند انسان نہیں سوچتا کہ مسلمان کی نماز کس قدر سبق آموز اور دلکش ہے کہ ہر پہلو میں اپنے مالک حقیقی کی غلامی کا سبق دے رہی ہے اور قرآن شریف کی ایسی قرأت ہے کہ جب اس کو خوش آوازی سے امام پڑھتا ہے تو انسان تو انسان جانور بھی لبیک کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تمام عبادات اسلامی کا مقابلہ دیگر اقوام کی عبادات سے کیا جائے تو ایسا ہی معلوم ہوگا۔ کیا نہیں دیکھتے کہ جب عید کا دن مسلمان مناتے ہیں گھروں سے نکلتے ہی اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ کی عظمت کا گیت گاتے ہوئے نکلتے ہیں اور عمدہ عمدہ لباس اور خوشبو سے معطر ہو کر باہر میدان میں جمع ہوتے ہیں۔ تہذیب واخلاق کا ایک میدان ہوتا ہے۔

مگر غیر مسلم کو دیکھئے کہ (ہولی) ایک خوشی کا دن ہے اس میں کیا ہوتا ہے کہ ایک دوسرے پر رنگ پھینکا جاتا ہے۔ کسی پر پاخانہ کسی کے سر پر پیشاب بہایا جاتا ہے۔ غرضکہ ایک اچھا خاصا دیوانگی کا میدان ہوتا ہے کہ شریف انسان کیلئے بازار اور گلی کوچہ سے گذرنا محال ہو جاتا ہے تہذیب واخلاق کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہولی ہولا کرتے کودتے پھاندتے ہیں۔ کپڑے خراب اور بدن نجاست سے لبریز ہوتا ہے کہ عطر ملنے سے بھی بو کا دفعیہ مشکل ہوتا ہے۔ (باقی)

صفحہ ۸ کا بقیہ مضمون:۔ یعنی واسطہ نہ لگاتے تو اتصال سند نہ باقی رہتا اور حدیث منقطع ہو جاتی اس صورت میں بھی حدیث غیر مقبول و ناقابل اعتبار رہتی۔ پس اسناد کا ذکر کرنا ضروری تھا۔ اس سے تقریر معترض کا اعتراض دفع ہو گیا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ منکرین حدیث فن روایت و حدیث سے بالکل نابلد اور ناآشنا ہیں، سچ ہے وہ اس کی باریکیوں اور نکات کو کیا سمجھیں ؟